ملفوظاتِ امیرُ الملّت

اعلیٰ حضرت امیرِ ملّت قبلۂ عالم الحاج حافظ

پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب

محدّث علی پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر

خاکپائے اولیاء اللہ

محمد احمد خان نقشبندی مجددی جماعتی

21- سی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

سال اشاعت ــــــ مارچ ۲۰۰۵ء

تعداد ــــــ ۱۰۰۰

ہدیہ ــــــ ۳۰ روپے

ملنے کا پتہ:

۱۔ الحاج محمد احمد خان

۲۱ سی ماڈل ٹاؤن لاہور

فون: ۵۸۶۰۱۶۸
۵۸۵۵۷۴۱

۲۔ راجہ ہارڈ ویئر سٹور

پیر کالونی والٹن روڈ لاہور

فون: ۶۶۵۰۷۸۱

۳۔ فیاض اختر، سجاد اختر قصور شوز

شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون: ۷۶۶۷۳۱۳

فہرست مضامین

ملفوظاتِ امیر الملت

اگر یک سر موئے برتر پرم
فروغ تجلی بسوزد پرم

میں اس سے آگے ہرگز نہیں جا سکتا۔ جب بارگاہ الٰہی کے سب سے زیادہ مقرب فرشتے یہ کہتے ہیں کہ میں اس سے آگے ذرہ برابر بھی نہیں جا سکتا تو اب کون ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حد جانتا ہو۔

(ج) معراج کی رات میں حضورؐ خدائے تعالیٰ سے اتنے نزدیک ہوئے کہ اس کا حال اللہ تعالیٰ ہی جانے۔ قرآن شریف سورہ النجم میں خدائے تعالیٰ فرماتا ہے قاب قوسین او ادنیٰ یعنی دو کمان کے گوشے یا اس سے بھی نزدیک۔

آپ کا نام مبارک زبان پر آجانے سے تمام عمر کے کفر و شرک و گناہ مٹ جاتے ہیں اللھم ارزقنا وایاکم خدائے تعالیٰ کلمہ شریف کا پڑھنا سب کو آخر وقت میں نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) جسم اور روح دو چیزوں سے انسان زندہ کہلاتا ہے جب تک جسم میں روح ہے تو کہتے ہیں کہ انسان زندہ ہے۔ اور جب روح جسم سے نکل گئی تو کہا جاتا ہے کہ مردہ ہے۔ مثلاً پنجرے میں طوطا جب تک ہے وہ مقید ہے پنجرے سے طوطا جب باہر ہو جائے گا تو وہ ہر طرح سے آزاد ہے اسی طرح روح اپنے جسم کے پنجرے سے نکلنے کے ساتھ ہی آزاد ہو جاتی ہے اور ہزارہا درجہ اس کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

(۲) روح کے متعلق کفار نے سوال کیا تھا اس وقت ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ کہہ دو اے محمدؐ کہ روح خدا کا حکم ہے قل الروح من امر ربی۔ امر رب کے لئے موت نہیں ہے۔

(۳) کہتے ہیں کہ جس طرح دوسرے لوگ دنیا سے سفر کر گئے اسی طرح رسول پاکؐ بھی سفر کر گئے۔ اگر رسول پاکؐ معاذ اللہ مر جاتے تو ازواج مطہرات کیوں دوسروں پر حرام ہوتیں۔ زندہ کی عورت دوسرے پر حرام ہوتی ہے نہ کہ مردہ کی۔

(۴) جس قدر روحیں ہیں وہ مرتی نہیں بلکہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہوتی ہیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "مر گئے" کہنا سخت منع ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو

گئے ہیں ان کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔ شہیدوں کی نسبت زبان سے مت کہو کہ مر گئے۔ بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم سمجھ نہیں سکتے۔ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین بما اتاھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ شہیدوں کے متعلق خیال تک مت کرو کہ وہ مر گئے۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ ان کو رزق دیا جاتا ہے اور وہ ہر وقت خوش رہتے ہیں۔ اس چیز سے جو رب نے اپنے فضل و کرم سے ان کو عنایت فرمائی ہے اور ان کو بشارت دی جاتی ہے۔ خوشخبری سنائی جاتی ہے ان کے لواحقین کی ان کے متعلقین کی۔ ان کو کوئی خوف نہیں اور کوئی غم نہیں۔ خدائے تعالیٰ ہی یہ فرما رہے ہیں کہ ان کے مردہ ہونے کا گمان نہ کرو یعنی مردہ ہونا تو ایک طرف تمہارے خیال میں بھی یہ بات نہ گزرے کہ وہ مردہ ہیں مقام غور ہے کہ شہیدوں کے متعلق خدائے تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے کہ شہیدوں کو مردہ مت کہو اور نہ گمان کرو پھر افسوس کا مقام ہے کہ حضرت رسول پاکؐ کو لوگ مردہ کہیں۔

حدیث شریف میں ہے جہاد میں قتل ہونا شہادت صغریٰ ہے نفس کے ساتھ جہاد کرنا شہادت کبریٰ ہے مقام غور ہے کہ شہادت صغریٰ پانے والوں کی نسبت خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو "مردہ" مت کہو بلکہ دل میں "مردہ" گمان بھی نہ کرو چہ جائے کہ حضرت رسولؐ پاک کی نسبت کہا جائے کہ وہ مردہ ہیں نبی کا درجہ بلند ہے نبی کے بعد صدیق۔ صدیق کے بعد شہید۔ شہید کے بعد صالحین کا درجہ ہے۔ دیکھو قرآن شریف۔ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبین والصدیقین والشھداء والصالحین انعم اللہ علیھم جن کو اللہ تعالیٰ نے نعمت عطا کی اسی نعمت کے لئے پانچوں وقت نماز میں کہتے رہتے ہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یعنی ان کا رستہ نصیب فرما جن پر تو نے انعام کیا۔ یعنی ان پرانوں کا رستہ۔ اب جو لوگ پرانوں کا رستہ چھوڑ کر نیو فیشن اختیار کرتے ہیں وہ ذرا اس آیت شریف کو غور سے پڑھیں۔ وہ پرانوں کا رستہ تمہارا جدی ورثہ ہے دنیا میں کوئی جاہل سے جاہل بھی اپنا جدی ورثہ نہیں چھوڑتا تو ہم کیسے اپنا جدی ورثہ چھوڑیں مثلاً حنفیت ہمارا جدی ورثہ ہے۔ ہمارے والدین بھی حنفی۔ پھر استادوں کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ بھی حنفی۔ حضرت پیرو مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ بھی حنفی۔ ہم کو تو تین طرف سے جدی ورثہ پہنچا ہے۔ ہم کس طرح یہ تین جدی ورثہ چھوڑ سکتے۔ ہیں بڑی سخت غلطی پر وہ لوگ ہیں جو اپنا جدی ورثہ صراط المستقیم چھوڑ کر گمراہ ہو کر پگڈنڈیوں میں ٹھوکریں کھاتے پھریں۔ اللھم احفظنا من

کل بلاء الدنیا وعذاب الآخرۃ۔

(۵) ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں حاضر تھا۔ ایک شخص کریم بخش نامی لاہوری جو بارہ سال سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں مقیم تھا مواجہ شریف کے سامنے سلام پڑھ کر کھڑا تھا۔ فقیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے مکان پر لا کر اسے ایک کرتہ دیا میرے ایک رفیق نے اس کو ایک قیمتی کوٹ دیا۔ ایک نے پگڑی دے دی۔ اور ایک نے پاجامہ دیا۔ ایک نے چادر دی۔ اس نے سارے کپڑے چادر میں لپیٹ لئے۔ اور کپڑے لپیٹتے وقت کہا کہ جب آپ نے میرا ہاتھ پکڑا تھا اس وقت میں حضورؐ میں عرض کر رہا تھا کہ حضرت کپڑے پھٹ گئے ہیں اس نے کپڑے لپیٹ کر حرم شریف میں جا کر مواجہ شریف کے سامنے رکھ دیئے۔ اور یہ عرض کی کہ حضرت مل گئے ہیں۔ پھر اس نے اپنے مکان پر جا کر غسل کر کے وہی کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر دربار میں حاضر ہو کر دست بستہ کھڑے ہو کر عرض کی کہ حضور کپڑے مل گئے ہیں دیکھ لو۔

فقیر دوسرے سال پھر مدینہ منورہ میں حاضر ہوا وہی کریم بخش ملا۔ فقیر کو پہلی بات یاد تھی۔ پھر میں نے آدمی کو کہا کہ اس کو کپڑے دے دو۔ کپڑے نکالے تو اس میں ایک کشمیری ٹوپی نکل آئی۔ میں نے کہا یہ بھی دے دو تو اس اللہ کے بندے نے کہا کہ آج میں نے حضورؐ میں حاضر ہو کر عرض کی تھی کہ ٹوپی پھٹ گئی ہے۔

پھر میاں کریم بخش لاہوری نے کہا کہ مجھے مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے بارہ سال ہوئے پہلے سال مجھے علم نہیں ہوا۔ پورے سال کے بعد یہ مسئلہ میری سمجھ میں آیا کہ رحمۃ للعالمین کا دربار موجود ہے اور حضرتؐ نے فرمایا ہے انما انا قاسم واللہ یعطی (حدیث بخاری) یعنی خزانچی میں ہوں اور دا تا رب ہے۔ اس کے بعد گیارہ برس گزر گئے۔ میں نے کسی انسان کے پاس کسی معاملہ میں کوئی سوال نہیں کیا۔ جب ضرورت ہوئی حضرتؐ کی جناب میں جا کر عرض کی پانچ منٹ نہ گزرتے کہ میری مراد پوری ہو جاتی۔

سب کچھ ملا جو مل گئی اس در کی حاضری
گو ملک و مال و خویش و وطن سے جدا ہوا

قابل تھا نار کے مجھے جنت ہوئی نصیب
اس در کی حاضری سے تو قسمت بدل گئی

وہاں حاضر ہونے سے جہنمی جنتی بن جاتے ہیں۔ اور قسمت بدل جاتی ہے۔

(۸) پچاس سال پہلے میرا ایک رفیق پنجاب کا رات کو حرم شریف میں شب باش ہوا۔ اس طرح کہ ترکوں کے زمانہ میں رات کو کسی کو حرم شریف میں اندر رہنے کی اجازت نہ تھی۔ جب تک کہ شیخ الحرم حکم نہ دیں۔ مجھے چار آدمی اپنے ساتھ حرم شریف میں رکھنے کی اجازت تھی۔ میرے ساتھ تین آدمی تو موجود تھے میں نے اس کو کہا تھا کہ چوتھا تو رہ جا۔ اس دن وہ روزے سے تھا۔ روزہ کھولنے کے بعد اس نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد میرے ساتھ حرم شریف میں گیا۔ اندر رات گزاری۔ فجر کو میرے ڈیرے میں آ کر کہنے لگا کہ رات کو بڑا عجیب تماشا ہوا کہ پچھلی رات ہوئی تو میں نے حضرتؐ کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت بھوک سے بڑی تکلیف ہو رہی ہے اتنے میں ایک سفید لباس والے بزرگ تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ جھولی کر میں نے جھولی کی تو انہوں نے میری جھولی میں کھجوریں جو سیر بھر ہوں گی ڈال دیں کہنے لگا کہ میں نے پیٹ بھر کر کھا لیں۔ میں نے کہا کہ کہیں میرے لئے بھی دو چار کھجوریں رکھتا کہنے لگا کہ کھجوریں کھا چکنے کے بعد یاد آیا چشم دید واقعہ کا انکار کفر ہے۔ میں نے کہا کہ حضورؐ نبوی کے دربار کی کھجوریں تجھ کو مبارک ہوں۔

ایک مرتبہ فقیر مصر کی راہ سے مدینہ منورہ میں حاضر ہوا بمبئی سے لے کر مصر تک وضو کے لئے میٹھا پانی نہیں ملا۔ سمندر کے کڑوے پانی سے وضو استنجا کرتا رہا۔ کڑوے پانی کے لگنے سے چوتڑوں وغیرہ میں رانوں میں زخم ہو گئے۔ اور اوپر کا چمڑا باریک اتر گیا۔ اور اندر سے خون کا بہنا شروع ہوا۔ اور خون لگ لگ کر کپڑا پلید رہتا تھا۔ مدینہ منورہ میں دربار میں حاضر ہوا۔ مغرب کی نماز کے بعد میں نے عرض کی کہ یہ تو میں جانتا ہوں کہ اس دربار میں حاضری دینے کے قابل نہیں تھا۔ یہ بڑی خوش نصیبی ہے کہ مجھ کو حاضری نصیب ہوئی۔ مگر بے وضو میں یہاں حضورؐ میں نہیں ٹھہر سکتا۔ یہ زخم ہر وقت جاری رہتا ہے۔ مجھے فرمایا کہ ان زخموں کو آب کوثر سے دھو ڈال (آب کوثر ایک چھوٹی سی باولی ہے جو حرم شریف کے اندر بیر فاطمہ کے نام سے موجود ہے) فقیر ادھر گیا۔ پانی پلانے والے چھوٹی چھوٹی ٹھلیاں رکھتے تھے۔ ان میں سے ایک ٹھلیا لے لی۔ (پہلے تو خیال آیا کہ یہ پاک پانی اور زخم پلید ہے۔ پھر خیال آیا کہ یہ تو میں حکم کر رہا ہوں) اور ذرا پرے ہٹ کر ایک ران پر ایک چلو اور دوسری ران پر ایک چلو لیپ کر دیا۔ اور نماز عشا کے بعد گھر جا کر لیٹ گیا۔ فجر کو اٹھا تو زخم کا کہیں نام و نشان نہیں تھا بدن آئینہ کی طرح چمک رہا تھا۔ اس وقت سے آج تک ساٹھ برس ہوئے کوئی پھوڑا پھنسی اعضا میں نہیں ہوئی۔

(۱۰) میرے استاد حضرت مولانا مولوی عبدالحق صاحبؒ جو محدث مفسر کے علاوہ مکہ شریف